(جلد دوم)

مناقب اہل بیتؑ

مشہور عربی کتاب

اَلْقَطْرَةُ مِن بِحَارِ مَنَاقِبِ النَّبِي وَالْعِتْرَةِ

کا ترجمہ

مولف

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم

حجتہ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور فون: 5425372

کل الحقوق محفوظة

نام کتاب .... مناقب اہل بیتؑ (جلد دوم)

مولف .... آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم .... حجۃ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

اہتمام .... مولانا ریاض حسین جعفری (فاضل قم)

ناشر .... ادارہ منہاج الصالحین لاہور

پروف ریڈنگ .... غلام حیدر چودھری

ہدیہ .... 200/= روپے

(الروضۃ فی الفضائل: حدیث ۱۷۵، بحارالانوار: ۹۸/۱۱۴ حدیث ۳۴)

ایک فارسی شعر کا ترجمہ

مؤلف فرماتے ہیں: واجب التعظیم شیخ ابراہیم بن سلیمان قطیفی نے کتاب الوافیہ میں اسی مطلب سے مربوط اٹھارہ حدیثیں نقل کی ہیں۔

ایک فارسی شاعر نے اس مطلب سے مربوط کچھ اشعار کہے ہیں جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے۔

اشعار کا ترجمہ:

"میں خدا کے لطف و کرم سے جنت الفردوس کے منظر کی امید لگائے ہوئے ہوں

اگرچہ میں نے میخانہ کی بہت زیادہ دربانی کی ہے۔"

اے مرادوں کے خزانے! ریشم جیسے نازک دل پر سایہ کر، کیونکہ میں نے تیری سخاوت کو دیکھ کر اس گھر کو ویران کیا ہے۔"

بے شک امامؑ خدا کے ارادہ کا ٹھکانہ اور آشیانہ ہوتا ہے

(۹/۳۷۹) کتاب منہج التحقیق میں مفضل سے نقل کرتے ہیں کہ امام صادقؑ نے فرمایا:

لَوْ اُذِنَ لَنَا اَنْ نَعْلَمَ النَّاسَ حَالَنَا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَنْزِلَتَنَا عِنْدَهُ لَمَا احْتَمَلُوْا

"اگر ہمیں اجازت ہوتی کہ ہم لوگوں کو بتاتے کہ خدا کے نزدیک ہمارا حال اور ہمارا مقام و مرتبہ کیا ہے تو تم برداشت نہ کر سکتے اور قبول نہ کرتے"

راوی نے عرض کیا: آپ کی مراد آپ کے علمی مقامات ہیں؟ حضرت نے فرمایا: علم ان مقامات میں سے کم تر اور آسان تر ہے۔ بے شک امام خدا کے ارادہ کا ٹھکانہ اور آشیانہ ہوتا ہے، اور سوائے خدا کی مرضی کے کچھ نہیں چاہتا۔ (المحتضر: ۱۲۹، بحارالانوار: ۲۵/۳۸۵ حدیث ۴۱)

کوئی چیز امام سے پوشیدہ نہیں ہوتی

(۱۰/۳۸۰) شیخ مفید کتاب اختصاص میں امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

ان الدنیا لتمثل للامام فی مثل فلقة الجوز فلا یعزب عنه منها شیئ

وانہ لیعاً ولیہا من اطرافہا کما یعاول احد کم من فوق مائدتہ

مایشاء(فلا یعزب عنہ منہا شئی)

(الاختصاص: ۲۱۷، بصائر الدرجات: ۴۰۸ حدیث ۳، بحار الانوار: ۲۵/۳۶۷ حدیث ۱۱)

"امامؑ کی نظر میں دنیا ایک اخروٹ کی مانند ہے۔ دنیا کی کوئی چیز امامؑ سے پوشیدہ نہیں ہوتی، بے شک امام دنیا کے تمام اطراف کا احاطہ رکھتا ہے اور جس طرح چاہے اس میں تصرف کرسکتا ہے۔ ایسے جیسے تم میں سے کوئی شخص دسترخوان سے کوئی چیز اٹھائے۔ پس دسترخوان کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے"

(۱۱/۳۸۱) ابن قولویہ کتاب کامل الزیارات میں امام جعفر صادقؑ سے ایک طویل حدیث نقل کرتے ہیں، ہم اس کا ایک حصہ یہاں پر ذکر کرتے ہیں۔

عبداللہ بن بکر کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: آپ پر قربان جاؤں، کیا امامؑ مشرق اور مغرب کے درمیان جو کچھ ہے اسے دیکھتے ہیں؟

حضرت نے فرمایا:

یَابْنَ بَکْرٍ فَکَیْفَ یَکُوْنُ حُجَّۃً عَلیٰ مَا بَیْنَ قُطْرَیْھَا وَھُوَ لَا یَرَاھُمْ وَلَا یَحْکُمُ فِیْھِمْ؟

"اے بکر کے بیٹے! کیسے ممکن ہے کہ امامؑ اس کائنات کے دو قطر کے درمیان تمام چیزوں پر حجت ہوں اور ان کو نہ جانتے ہوں اور ان پر حکم نہ لگاتے ہوں"

اور ان لوگوں پر کیسے وہ حجت ہو سکتے ہیں جو ان کی نظروں سے غائب ہوں۔ خود امامؑ ان کو نہ دیکھ سکتے ہوں اور نہ لوگ امام کو دیکھ سکتے ہوں؟ اور کیسے ان پر حجت ہو سکتے ہیں اور خدا کے حکم کو ان کے درمیان جاری کر سکتے ہیں درحالانکہ ان کے اور امامؑ کے درمیان فاصلہ اور مانع ہو۔ خدا تعالیٰ پیغمبر اکرمؐ کے لئے فرماتا ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ۔ (سورہ سبا: آیت ۲۸)

"ہم نے تجھے تمام لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے"

معصوم امام بھی پیغمبر کے بعد خدا کی حجت ہیں۔ رسولؐ خدا کے جانشین ہیں اور ان کی امامت و پیشوائی اور راہنمائی ہر طرف ہے۔ امام بھی لوگوں کے رہنما ہیں جہاں بھی ان کے درمیان کوئی جھگڑا یا اختلاف پیدا ہو، وہ فیصلہ کرنے والے ہیں، اور وہی لوگوں کے حقوق کے محافظ ہیں۔ (کامل الزیارات: ۳۱ حدیث ۲، بحار الانوار: ۲۵/۳۷۵ حدیث ۲۳، تفسیر برہان: ۳/۲۵۱ حدیث ۲)

ولایت علیؑ کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں

(۱۲/۳۸۲) شیخ مفید کتاب اختصاص میں مفضل سے نقل کرتے ہیں کہ امام صادقؑ نے فرمایا:

بے شک خدا اپنی بادشاہی میں یکتا و تنہا ہے۔ پس اس نے اپنے بندوں کو اپنی معرفت کروائی، پھر اپنے امر کو ان کے سپرد کر دیا اور بہشت کو ان کے لئے جائز کر دیا، پس آدمیوں اور جنوں میں سے جس کے دل کو بھی خدا پاک کرنا چاہتا ہے اسے ہماری ولایت سے آشنا کر دیتا ہے اور جس کے دل کو خراب کرنا چاہتا ہے اسے ہماری معرفت سے دور رکھتا ہے۔ پھر فرمایا:

یا مفضل واللہ ما استوجب آدم ان یخلقه اللہ بیده وینفخ فیه من روحه الا بولایة علیؑ وما کلم اللہ موسی تکلیماً الا بولایة علی ولا اقام اللہ عیسیٰ بن مریم آیة للعالمین الا بالخضوع لعلی

"اے مفضل! آدمؑ اس لائق نہ ہوا کہ خدا اسے اپنے ہاتھ سے پیدا کرے اور اس میں اپنی روح پھونکے مگر علیؑ کی ولایت کے ساتھ اور موسیٰؑ کے ساتھ خدا نے کلام نہیں کی مگر علیؑ کی ولایت کے ساتھ اور خدا نے عیسیٰ بن مریمؑ کو عالمین کے لئے نشانی نہیں بنایا مگر علیؑ کے لیے خضوع کی وجہ سے"

پھر فرمایا:

اجمل الامر ما استاھل خلق من اللہ النظر الیه الا بالعبودیة لنا

"کوئی بھی ہماری بندگی کے بغیر اس لائق نہیں ہوا کہ خدا کی نظر رحمت اس کی طرف ہو" (الاختصاص: ۲۴۳، بحار الانوار: ۲۶/۲۹۴ حدیث ۵۶)